سوال

میں ایک ترکی لڑکی ہوں اورایک برس سے بہت مشکل کا شکار ہوں ، میری عمر اکیس برس ہے اور جرمنی میں رہائش پذیر ہوں ، میرا خاندان دین پر عمل نہیں کرتا لیکن اس کے باوجود الحمدللہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں ، اس کے ساتھ مجھے اپنے خاندان کے ساتھ بہت ساری مشکلات کا سامنا ہے ، کیونکہ وہ میرے دینی امور پر عمل کرنے کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں اسے چھوڑ دو ، مثلا حجاب وغیرہ ، میں ایک افغانی شخص سے شادی کرنا چاہتی ہوں ، وہ شخص بھی دین پر عمل کرتا ہے اور میں نے اپنے والد کو بھی اس کے متعلق بتایا ہے ، لیکن میرے والد صاحب میں وطنیت بھری ہوئی ہے اور وہ اس میں تعصب کا شکار ہیں ، وہ اس شادی سے انکاری ہیں اور اس بنا پر مجھے زدکوب بھی کرچکے ہیں ، میں اس کی متحمل نہیں اور نہ ہی میری والدہ میرا تعاون کرسکتی ہیں ؛ کیونکہ وہ میرے والد سے بہت زیادہ ڈرتی ہیں ، اور ہم ایک برس سے انتظار کررہے ہیں اور والد صاحب اس شادی پر راضی نہیں ، اس دوران ہم سے زنا جیسا جرم بھی ہوچکا ہے ، ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے ہم اندرونی طور پر بالکل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ، ہم شادی کرنا چاہتے ہیں ، لیکن یہ والد کی موافقت کے بغیر نہیں ہو ، اس لیے مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کروں ، کیا لڑکی شادی والد کی موافقت کے بغیر جائز ہے ؟

جواب

الحمدللہ

اول :

ہمیں آپ پر تعجب ہوتا ہے کہ جب آپ یہ کہتی ہیں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتی ہوں ، پھر ہم اسی دوران دیکھتے ہیں کہ آپ اس چیز میں کوتاہی اور زیادتی کا شکار ہوجاتی ہیں جو لڑکی کے پاس دین کے بعد سب سے قیمتی چیز ہے ، وہ اس کی عفت و عصمت اور اس کا شرف ہے ، جو آپ کھو بیٹھی ہیں !

آپ اپنے لیے اس برائی اور غلط کام پر کس طرح راضی ہوگئیں ؟! اور آپ نے اپنی عزت و عصمت کو ایک اجنبی شخص کے سپرد کیسے کردیا کہ وہ آپ کی عزت لوٹ لے ؟! کیا آپ کے گھر والوں کا اس شادی پر موافق نہ ہونا آپ کے لیے زنا کرنے اور اس کبیرہ گناہ کے ارتکاب کو مباح کردیتا ہے ؟!

پھر یہ بھی بہت تعجب والی بات ہے کہ دوسرے دین والے شخص جس نے آپ کو اس گناہ میں ڈالا ، یا آپ کے ساتھ وہ اس گندگی میں گھر گیا ؛ ہمیں تو یہ معلوم نہیں ہورہا کہ آپ لوگوں کے نزدیک دین پر عمل پیرا ہونا کیا ہے ؟!

اب آپ پر یہ واجب ہوتا ہے کہ آپ اپنے اس گناہ سے سچی اور پکی توبہ کریں ، اور اس کے لازم ہے کہ آپ اپنے کیے پر نادم ہوں ، اور آئندہ اس طرح کی معصیت کے نزدیک بھی نہ جائیں ، اور اس گنہگار اور فاجر شخص سے بالکل تعلق ختم کردیں ، اور آپ کے لیے اس سے بات چیت کرنا بھی حلال نہیں ، اور نہ ہی خط وکتاب کرنا جائز ہے ، چہ جائیکہ اس سے ملنا اور ملاقات کرنا

سچی اور پکی توبہ کا تقاضا یہی ہے جس کا اللہ سبحانہ وتعالی نے گنہگاروں کو درج ذیل فرمان میں دیا ہے :

اے ایمان والو! اللہ تعالی کی طرف سچی اور پکی توبہ کرو ، قریب ہے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں التحریم (8).

دوم :

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ کا یہ فعل آپ دونوں کی شادی کو حرام کر دیتا ہے، چاہے آپ کا والد اس پر موافق بھی ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے زانی مرد اور زانی عورت کا نکاح اس وقت تک حلال نہیں کیا جب تک وہ توبہ نہ کر لیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور جب عورت زنا کرے اور کسی کو علم ہو جائے تو اس عورت سے نکاح دو شرطوں کے بغیر حلال نہیں :

پہلی شرط :

اس کی عدت ختم ہو جائے، اور اگر وہ زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، وضع حمل سے قبل اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہیں

دوسری شرط :

وہ زنا سے توبہ کرے

اور ان کا کہنا ہے :

جب دونوں شرطیں پائی جائیں تو اکثر اہل علم جن میں ابو بکر اور عمر، ابن عمر، ابن عباس، جابر رضی اللہ تعالی عنہم اور سعید بن مسیب اور جابر بن زید، عطاء، حسن، عکرمہ، زہری، ثوری، شافعی، ابن منذر، اور اصحاب الرائ شامل ہیں کے ہاں زانی وغیرہ کا اس عورت سے نکاح جائز ہے

دیکھیں : المغنی (7/108-109).

اس مسئلہ کا حکم ہم درج ذیل سوالات کے جوابات میں بھی بیان کر چکے ہیں :

سوال نمبر (11195) اور (85335) اور (96460) اور (87894) اور (14381) کے جوابات کا مطالعہ کریں

اور پھر جب اللہ سبحانہ وتعالی آپ پر انعام اور احسان کرتے ہوئے اس کبیرہ گناہ اور گندے فعل سے پکی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق بخشے، تو پھر آپ کے لیے اس شخص سے اس وقت شادی کرنا ممکن ہے جب آپ اس کی جانب سے بھی سچی اور پکی توبہ دیکھیں، اور آپ کے لیے اپنے والد کو مطمئن کرنا ممکن ہے، یا پھر اس شخص کے ممکن ہے وہ آپ کے والد کو موافقت پر مائل کرے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے تو پھر امید ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل دے گا

سوم :

عمومی طور پر ولی اور سربراہ اور ذمہ داران کو ہماری وصیت ہے کہ وہ اپنی ذمہ میں لڑکیوں کے متعلق اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کریں، اور کوئی ایسا فعل نہ کریں جس کی وجہ سے انہیں ساری عمر کے لیے ندامت کا سامنا کرنا پڑے، اور اس وقت ندامت کا کوئی فائدہ بھی نہ ہو

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو"

آپ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تو یہ ہے، اگر تم اس پر عمل نہیں کرو گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث میں فرمایا :

"اگر تم ایسا نہیں کروگے توزمین میں بہت بڑافساداورفتنہ پھیل جائیگا"

اس لیے جوشخص تمہاری بیٹیوں یا بہنوں کی رغبت رکھتے ہوئے تمہارے پاس آئے توپھر اس کی شادی کرنے میں برادری اوروطن کو سامنے مت رکھو، اورنہ ہی زبان اوررنگ وجنس اورقبیلے کودین پر ترجیح دو، اور شیطان کے موقع اورفرصت مت چھوڑو، کیونکہ شیطان تمہاری ذمہ داری میں موجودلڑکیوں کوغلط کاموں میں لگادیگا اس لیے شیطان سے بچو کہ وہ ان لڑکیوں کوکہیں ان دوخطرناک اورغلط کاموں میں نہ لگادے، اورانہیں سبزباغ دکھائے، وہ دوکام زنا یاپھر شادی کےلیے آنے والے شخص کے ساتھ شادی سے انکارکی بنا پر بغیر ولی کے (کورٹ میرج) شادی کرنا، جونکاح کوفاسد کردیتا ہے، جیسے عمل پر آمادہ کردیگا

دیکھیں آپ اس وقت ایک ایسے قصہ کے سامنے ہیں جوواقع ہوااورسوال میں اس کو بیان کیا گیا ہے، دیکھیں کہ وہ لڑکی اس شخص کے ساتھ زنا کاارتکاب کربیٹھی جواس سے شادی کرنا چاہتا تھا، اوراب وہ ولی کی اجازت کے بغیر اسکے ساتھ شادی کرنے کے متعلق دریافت کررہی ہے حالانکہ یہ اس کےلیے کوئی عذر نہیں

اوریہ بتائیں کہ جب اللہ جوتمہارامالک ہے وہ تمہارااس امانت کے متعلق جواس نے حفاظت کےلیے تمہارے سپرد کی تھی کے بارہ میں تم سے حساب کریگا توآپ کاعذراورجواب کیا ہوگا؟

اورکیا جب تم صاحب دین جوتمہاری لڑکی یا بہن سے کتاب وسنت کے مطابق شادی کرنا چاہتا ہواسے واپس کردواوراس کی رغبت کوردکردو توتمہارے پاس اللہ کے ہاں کیا عذراور جواب ہوگا؟!

ہم اس لڑکی کےلیے کوئی عذر نہیں تلاش کررہے وہ بہت عظیم اورکبیرہ گناہ کاارتکاب کرچکی ہے، اوراگروہ ولی کی اجازت کے بغیر شادی کربھی لے تواس کانکاح فاسد ہے، لیکن ہم اس وقت ان اولیاء اورذمہ داران کوبھی ملامت کرتے ہیں جواللہ کا تقوی اورڈراختیار نہیں کرتے اوراپنے پاس رکھی گئی امانت میں کوتاہی برتتے ہیں

اورہم لڑکی کوبھی کہتے ہیں کہ: ہوسکتا ہے آپ کے گھروالے جسے ردکرتے ہوں اوراس کے ساتھ آپ کی شادی سے انکاری ہوں اس میں آپ کی بہتری ہو، اگروہ اس میں کوئی مصلحت دیکھتے ہوں توردکرتے ہونگے، جس میں آپ کے دین اوردنیا کی مصلحت ہو، اس لیے کسی معین شخص سے شادی پر اصرارنہیں کرنا چاہیے

اوروہ اولیاء اورذمہ داران جواپنی ذمہ میں لڑکیوں کی شادی کرنے سے بالکل انکاری ہیں وہ گنہگارہیں، اورایسی عورت کوحق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ شرعی قاضی یااس کے قائم مقام کے سامنے پیش کرے،تاکہ وہ ان کی ولایت کوشادی سے انکارکرنے والے ولی کی بجائے کسی اورکی طرف منتقل کردے

اوراگراس کے علاوہ کوئی اورولی بننے کا مستحق نہ ہواورنہ مل سکے توپھر شرعی قاضی یااس کاقائم مقام ولی کے حکم میں ہوگا، اوروہ خوداس کی شادی کریگا، لیکن عورت خودہی بغیر ولی کے نکاح کرے تواس کانکاح فاسد ہوگا

اس سب کی تفصیل دیکھنے کےلیے آپ سوال نمبر (7193) اور(10196) اور(36209) اور(2127) اور(7989) کے جوابات کا مطالعہ کریں

ان جوابات میں ولی کی موافقت کے بغیر نکاح فاسد ہونے کے دلائل بیان ہوئے ہیں، اوراگرولی اس کی شادی نہ کرے توعورت کوکیا کرنا چاہیے اوردوسرے فوائد بیان ہوئے ہیں

مزید آپ سوال نمبر (20162) کے جواب کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کوایسی عورتوں کے واقعات کا علم ہوسکے جنہوں نےاپنے خاندان اورگھروالوں کی رائے کی مخالفت کرکے اپنی پسندکی شادی کی تھی

واللہ اعلم

116439